لیکچر6 زبور24 ریورنڈطارق

وارث

پچھلے لیکچر میں ہم نے زبور نمبر23پر غور کیا تھاجو کہ ایک نہ صرف مشہور بلکہ مشہور ترین زبور ہے "خداوند میرا چوپان ہے، مجھے کمی نہ ہو گی"، لیکن جب ہم پنجابی زبان میں زبور گاتے ہیں تو آپ جو لائیو دیکھ رہے ہیں، آن لائن یا جو لوگ یہاں جسمانی طور پر کلاس میں موجود ہیں، جو لوگ آن لائن دیکھ رہے ہیں وہ کمنٹ کرکے جواب دے سکتے ہیں، جو کلاس میں ہیں وہ ہاتھ اوپر کر سکتے ہیں، جب ہم پنجابی زبان میں زبور گاتے ہیں تو آپ کے خیال میں کون سا زبور ہے جو سب سے زیادہ مشہور ہے ؟ ہاتھ اوپر کرنا ہے، جواب غلط بھی ہو تو کوئی بات نہیں، جی بھائی 136، 136 کیا ہے ؟ وہ "شکر یہواہ" اچھا ایک بھائی نے کہا جی 136 ہے "شکر یہواہ دا ہی کرو، کرو شکر یہواہ دا"، جی پیچھے جو بہن نے ہاتھ اوپر کیا تھا، جی انہوں نے کہا "رب خداوند بادشاہ ہے، او جلال دا بادشاہ ہے"، اس زبور کا کیا نمبر ہے ؟ زبور نمبر24، پیچھے جن لوگوں نے ہاتھ کھڑے کیے ان میں سے کتنے بہن کے ساتھ متفق ہیں کہ زبور نمبر24 "رب خداوند بادشاہ ہے، او جلال دا بادشاہ ہے"، میں بھی آپ سے متفق ہونے کا اعزاز حاصل کرتا ہوں، میرے خیال میں بھی بالکل بھائی نے بھی ٹھیک کہا، زبور نمبر136 بھی ایک بہت مشہور زبور ہے، لیکن میرے خیال میں زبور نمبر24 پنجابی زبوروں میں "رب خداوند بادشاہ ہے، او جلال دا بادشاہ ہے" یہ پنجابی زبان میں گائے جانے والے مضامیر میں سے مقبول ترین مضمور ہے، اس لیے آج ہم اردو بائبل میں اسی زبور کا تفسیری مطالعہ کریں گے، میرے ساتھ کھولیں عہد قدیم یعنی پرانا عہد نامہ اور اس میں سے زبور کی کتاب، مضامیر کی کتاب، زبور نمبر24 اور آیت نمبر ایک تا آیت نمبر دس، دس آیات پر مشتمل یہ مضمور ہے، آپ جہاں جہاں ہیں، جو لوگ آن لائن دیکھ رہے ہیں، وہیں بیٹھے ہوئے، جو یہاں کلاس میں ہیں، ہم سب مل کر یہ زبور پڑھیں گے، جب میں تین بولوں گا تو ہم اس کو پڑھنا شروع کریں گے : ایک، دو، تین —— "لکھا ہے زمین اور اس کی معموری خداوند ہی کی ہے، جہان اور اس کے باشندے بھی، کیونکہ اس نے سمندروں پر اس کی بنیاد رکھی اور سیلابوں پر اسے قائم کیا، خداوند کے پہاڑ پر کون چڑھے گا، اس کے مقدس مقام پر کون کھڑا ہوگا ؟ وہی جس کے ہاتھ صاف ہیں اور جس کا دل پاک ہے، جس نے بطالت پر دل نہیں لگایا اور مکر سے قسم نہیں کھائی، وہ خداوند کی طرف سے برکت پائے گا، ہاں اپنے نجات دینے والے خدا کی طرف سے صداقت، یہی اس کے طالبوں کی پشت ہے، یہی تیرے دیدار کے خواں ہیں یعنی یعقوب، اے پھاٹکو اپنے سر بلند کرو، اے ابدی دروازو، اونچے ہو جاؤ اور جلال کا بادشاہ داخل ہوگا، یہ جلال کا بادشاہ کون ہے ؟ خداوند جو قوی اور قادر ہے، خداوند جو جنگ میں زور آور ہے، اے پھاٹکو اپنے سر بلند کرو، اے ابدی دروازوان کو بلند

کرواور جلال کا بادشاہ داخل ہوگا، یہ جلال کا بادشاہ کون ہے ؟ لشکروں کا خداوند، وہی جلال کا بادشاہ ہے، آمین "، زبور نمبر 24 داؤد کا مضمور ہے، اس زبور کے بارے میں مفسرین کا یہ خیال ہے اور اس خیال میں بہت زیادہ وزن ہے کہ داؤد نے یہ زبور تب لکھا جب وہ عہد کے صندوق کو یروشلم شہر میں لایا، آئیں اس تاریخی واقعے کو جاننے کے لیے سموئیل کی دوسری کتاب، دوسرا سموئیل باب نمبر چھ اور آیت نمبر ایک تا پانچ پڑھیں : دوسرا سموئیل چھٹا باب اور آیت نمبر ایک تا پانچ لکھا ہے "اور داؤد نے پھر اسرائیلیوں کے سب چنے ہوئے تیس ہزار مردوں کو جمع کیا اور داؤد اٹھا اور سب لوگوں کو جو اس کے ساتھ تھے لے کر یہودا ہ سے چلا تا کہ خدا کے صندوق کو ادھر سے لے آئے جو اس نام کا یعنی رب الافواج کے نام کا کہلاتا ہے جو کروبیوں پر بیٹھتا ہے، سو انہوں نے خداوند کے صندوق کو نئی گاڑی پر رکھا اور اسے ابی داب کے گھر سے جو پہاڑی پر تھا نکال لائے، اور اس نئی گاڑی کو ابی داب کے بیٹے عزہ اور اخیّو ہانکنے لگے اور وہ اسے ابی داب کے گھر سے جو پہاڑی پر تھا، خداوند کے صندوق کے ساتھ نکال لائے، اور اخیّو صندوق کے آگے آگے چل رہا تھا، اور داؤد اور اسرائیل کا سارا گھرانہ سنوبر کی لکڑی کے سب طرح کے ساز اور ستار، بربت، دف، خنجری اور جھان، خداوند کے آگے آگے بجاتے چلے، پھر دیکھیں آیت نمبر 12 : اور داؤد بادشاہ کو خبر ملی کہ خداوند نے عبید ادوم کے گھرانے کو اور اس کی ہر چیز میں خدا کے صندوق کے سبب سے برکت دی ہے، تب داؤد گیا اور خداوند کے صندوق کو عبید ادوم کے گھر سے داؤد کے شہر یعنی یروشلم میں خوشی خوشی لے آیا، اور ایسا ہوا کہ جب خداوند کے صندوق کے اٹھانے والے چھ قدم چلے تو داؤد نے ایک بیل اور ایک موٹا بچھڑا ذبح کیا، اور داؤد خداوند کے حضور اپنے سارے زور سے ناچنے لگا اور داؤد کتان کا افود پہنے تھا، سو داؤد اور اسرائیل کا سارا گھرانہ خداوند کے صندوق کو للکارتے یعنی نعرے لگاتے اور نرسنگے پھونکتے ہوئے لائے، سو یہ واقعہ ہے جب داؤد اپنے ساتھ اسرائیلی مردوں کو لے کر شہر یروشلم میں داخل ہوتا ہے اور عہد کا صندوق خداوند خدا کے شہر یروشلم میں لاتا ہے جس کو داؤد کا شہر بھی کہا گیا، اس موقع پر داؤد پھر یہ زبور لکھتا ہے کہ "رب خداوند بادشاہ ہے، او جلال دا بادشاہ ہے"، دس آیات پر مشتمل یہ زبور تین حصوں میں تقسیم ہے : پہلا حصہ آیت نمبر ایک تا آیت نمبر دو ہے جس میں یہواہ خالق اور فاتح حکمران کے طور پر پیش کیا گیا ہے، پھر زبور کا دوسرا حصہ آیات تین تا چھ پر مشتمل ہے جن میں یہ سوال پوچھا گیا ہے اور پھر جواب بھی دیا گیا ہے کہ کون خداوند کے پہاڑ پر چڑھ سکتا ہے اور اس کے مقدس مقام یعنی اس کی حضوری میں اس کی عبادت کی جگہ داخل ہو سکتا ہے، پھر تیسرا حصہ اس زبور کا آیات سات تا دس پر مشتمل ہے جن میں یہواہ خدا کو جلال کا بادشاہ، قوی، قادر، جنگ میں زور آور اور لشکروں کا خداوند پیش کیا گیا ہے، آیئے اب ہم ان تینوں حصوں پر ترتیب وار غور کرتے ہیں، اس زبور کے بائی داوے لکھے جانے کے بعد جب داؤد نے اسے لکھا، اس وقت جب وہ عہد کے صندوق کو یروشلیم میں لائے دوسرا سمویل چھٹے باب میں ہم نے دیکھا اس کے بعد پھر یہ زبور باقاعدگی سے قوم اسرائیل کی عبادتوں میں گایا جانے لگا اور یہ

زبور جو ہے ہیکل میں عبادت کے دوران خاص طور پر جب اسرائیلی لوگوں نے یہواہ خدا کی فتح، حاکمیت اور بادشاہت کا اعلان کرنا ہوتا تو وہ اس زبور کو گاتے، پھر داؤد اور اس کے ساتھیوں کی مانند جب کبھی وہ یہواہ خدا کی بادشاہت کا اعلان کرتے ہوئے نعرے لگاتے ہوئے ہیکل میں داخل ہوتے تب بھی وہ یہ زبور گاتے؛ اگر آپ کو یاد ہو یا آپ میں سے زیادہ تر لوگ جو ایسے چرچز سے تعلق رکھتے ہیں جن میں پام سنڈے یعنی کھجوروں کا اتوار منایا جاتا ہے، تو کھجوروں کا اتوار بھی ہم کیوں مناتے ہیں؟ اس لیے کہ اس دن خداوند یسوع مسیح یروشلیم شہر میں بطور بادشاہ داخل ہوا اور ایک ہجوم تھا، ایک بھیڑ تھی جو نعرے لگا کر اسے ویلکم کہہ رہی تھی، سو آج جب ہم کھجوروں کا اتوار مناتے ہیں اور کلیسیاں کھجور کی ڈالیاں لے کر جلوس نکالتی ہیں تو تب بھی زیادہ تر کلیسیاں یہی زبور گاتی ہیں کہ رب خداوند بادشاہ ہے، او جلال دا بادشاہ ہے، سو یہ جو روایت ہے یہ یہودی قوم سے چلی آ رہی ہے کہ جب ہم خدا کے بادشاہ ہونے کا اعلان کریں اور اس کے بادشاہ ہونے کی خوشی میں ہم للکاریں اور نعرے لگائیں تو زبور 24 ہے جسے ہم اس کی تعریف میں گائیں؛ سو یہ زبور جو ہے یہودی لوگ بھی یہواہ خدا کی شہنشاہی کا جشن منانے اور اقرار کرنے اور اعلان کرنے کے لیے گاتے، اور وہ پھر داؤد کے زمانے کے بعد جلوس کی شکل میں ہیکل میں، خدا کے مقدس میں داخل ہوتے، یاد رکھیں داؤد کے زمانے میں ابھی ہیکل نہیں بنی تھی، وہ عہد کے صندوق کو یروشلیم میں لایا تھا لیکن اس وقت تک ابھی ہیکل نہیں تھی، ہیکل اس کے بیٹے سلیمان نے اس کے بعد بنائی؛ سو یہواہ خدا جو بادشاہ ہے، ہیکل کے تعلق سے اس لیے یہ زبور جڑا کیونکہ یہودی الٰہیات (جوئش تھیالوجی) اور فلاسفی میں ہیکل جو ٹیمپل ہے اس کا جو پاک ترین مقام ہوتا تھا جہاں خدا کی حضوری ہوتی تھی، جہاں عہد کا صندوق پڑا ہوتا تھا، یہودی لوگ یہ بھی مانتے تھے کہ اس جگہ پر خداوند خدا یہواہ کا جو بادشاہ ہے اس کی حضوری کا تخت یہاں لگتا ہے، سو وہ ہیکل کو یہواہ خدا کا محل بھی قرار دیتے تھے کہ جیسے دنیا کے بادشاہ محلوں میں رہتے ہیں، اسرائیل کا بادشاہ یہواہ خداوند ہیکل میں رہتا ہے، اس کی ہیکل اس کی حضوری کا محل ہے؛ اب آتے ہیں ہم متن کی تفسیر کی طرف، یہاں تک آپ میرے ساتھ ہیں، بات سمجھ رہے ہیں؟ آپ؟ آر یو وِد می؟ ہاتھ ہلا کر دکھائیں؟ اچھا جی، اب لکھا ہے زمین اور اس کی معموری خداوند ہی کی ہے، جہان اور اس کے باشندے بھی؛ داؤد زبور نویس یہاں بتانا یہ چاہ رہا ہے کہ یہواہ خدا اس زمین کا کریٹر اور سسٹینر ہے، کریٹر کا مطلب ہے خالق، پیدا کرنے والا، اور سسٹینر کا مطلب ہے قائم رکھنے والا، سنبھالنے والا، ہمارا خدا یہواہ اس زمین کو خلق کرنے والا، بنانے والا، اور پھر اسے آج تک قائم رکھنے والا خدا ہے؛ دلچسپی کی بات یہ ہے کہ عبرانی زبان میں یہ جو پہلی لائن ہے کہ زمین اور اس کی معموری خداوند ہی کی ہے، اس کا آغاز یہواہ سے ہوتا ہے کہ زمین اور اس کی معموری یہواہ ہی کی ہے؛ عبرانی میں کچھ یوں ہے کہ یہوواہ کی ہی زمین اور اس کی معموری ہے، مثلاً مطلب یہ ہے کہ اس زمین کی تخلیق اور اس زمین کا وجود اور اس زمین کا قیام ہے ہی یہواہ خدا کے سبب سے؛ اگر وہ فیصلہ نہ کرتا، حکم نہ دیتا تو اس مادی زمین اور دنیا کا نہ تو وجود ہوتا نہ قیام ہوتا؛

ایک اور دلچسپ بات یہ ہے کہ عبرانی زبان میں اور یہودی تاریخ میں زبور 24 کی یہ پہلی آیت "زمین اور اس کی معموری خداوند ہی کی ہے" یہ ایک بیان ہی نہیں بلکہ نعرہ بھی ہے، جیسے نئے عہد میں ہم کہتے ہیں "یسوع خداوند ہے"، جب ہم یہ کہتے ہیں نا کہ "اسیں صرف بیان نہیں دیندے"، بلکہ یہ کہنا کہ "یسوع خداوند ہے"— کیا خیال ہے، پاسٹر منور صاحب؟— یہ ایک للکار ہوتی ہے، یہ ایک اعلان ہوتا ہے، یہ ایک نعرہ ہوتا ہے کہ یسوع مسیح خداوند ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ یسوع خداوند ہے یعنی وہ آقا اور مالک ہے؛ موت آقا اور مالک نہیں ہے، انسان آقا اور مالک نہیں ہے، ظالم انسانی حکمران آقا اور مالک نہیں ہیں، حکومتیں، بادشاہتیں اور اختیار رکھنے والی تنظیمیں اور طاقتیں آقا اور مالک نہیں ہیں، یسوع آقا اور مالک ہے؛

ایسے ہی جب زبور نویس پہلی آیت میں یہ فرماتا ہے کہ زمین اور اس کی معموری خداوند ہی کی ہے، جہان اور اس کے باشندے بھی، تو زبور نویس، میری بہنوں اور بھائیوں، ہمیں یہ بتا رہا ہے کہ یہوواہ خدا اس زمین کا خالق، مالک اور رازق ہے، وہ اسے پیدا کرنے والا اور قائم رکھنے والا ہے؛ قومِ اسرائیل کے ارد گرد بسنے والی بت پرست قوموں کے دیوتا اس زمین کے خالق، مالک اور اسے قائم رکھنے والے نہیں ہیں؛ یہوواہ خدا وہ خدا ہے جو خالق، مالک اور رازق ہے، اور آج میری اور آپ کی زندگی کو پیدا کرنے والا بھی وہی ہے، اور ہمارے حالات کیسے ہی دشوار کیوں نہ ہوں، وہی ہمیں قائم بھی رکھے گا، ہلّلویاہ!

دوسری آیت میں پھر بیان کیا گیا ہے کہ اس نے سمندروں پر اس کی بنیاد رکھی اور سیلابوں پر اسے قائم کیا؛ سمندروں کے لیے عبرانی لفظ ہے "یمیم"، اور سیلابوں کے لیے جو یہاں لفظ ہے، دیگر تراجم میں زیادہ مضبوط ترجمہ ہے "دریاؤں پر اسے قائم کیا —" — "He founded it upon the seas and established it upon the rivers" کہ خدا نے زمین کی بنیاد سمندروں پر رکھی اور دریاؤں پر اسے قائم کیا؛

کچھ لوگ جو بائبل پر تنقید کرتے ہیں وہ اس تعلق سے غلطی کرتے ہیں کہ شاید یہاں آیت نمبر دو میں زبور نویس ایک سائنٹیفک اسٹیٹمنٹ، ایک سائنسی بیان دے رہا ہے کہ زمین کیسے بنی؛ یاد رکھیں بائبل مقدس کے مصنفین کا اصرار اس بات پر کم ہے کہ زمین اور آسمان کیسے بنے، ان کا اصرار اس بات پر زیادہ ہے کہ زمین اور آسمان کس نے بنائے؛ بہت دفعہ لوگ غلطی کرتے ہیں اور وہ بائبل میں

سے سائنس کو ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں؛ یاد رکھیں، بائبل مقدس سائنس کی کتاب نہیں ہے؛ بائبل مقدس سائنس کی کتاب نہیں بلکہ ایک زندہ خدا، یہواہ کو جاننے والی، اس کا علم بخشنے والی کتاب ہے، جس کی بنائی ہوئی وسیع کائنات کو سمجھنے کے لیے سائنسدان تحقیق کرتے اور کھوج لگاتے ہیں؛

سو یہاں جب لکھا ہے کہ خدا نے سمندروں پر زمین کی بنیاد رکھی اور دریا، سیلابوں یعنی دریاؤں پر اسے قائم کیا، تو جو ہسٹوریکل کانٹیکسٹ ہے، اس کے مطابق یہ ہے کہ اینشینٹ نیئر ایسٹ، قدیم مشرق کے قریب میں اسرائیل کے ارد گرد جو قومیں بستی تھیں، وہ دو دیوتاؤں کو مانتی تھیں؛ ایک وہ سمندر کو دیوتا مانتے تھے، اسے وہ کہتے تھے کہ "پرنس سی" — سمندر کا شہزادہ، عبرانی میں ہے "یام"؛ دوسرا وہ دریا کو دیوتا مانتے تھے اور اس کو وہ انگریزی میں کہتے تھے "جج ریور" — کہ دریا جو ہے وہ جج ہے، منصف ہے، عادل ہے، اور جو سمندر ہے وہ پرنس ہے، وہ شہزادہ ہے؛

اور دریا کے لیے، دریاؤں کے لیے لفظ ہے "نہار"، اور کنعانیوں کی جو داستانیں تھیں، ان میں پھر یہ تعلیم پائی جاتی تھی کہ بال دیوتا نے، جو طوفان کا دیوتا ہے، اس نے سمندر پر اور دریا پر فتح پائی؛ ایسے تاریخی ماحول میں زبور نویس بتاتا ہے کہ دراصل یہ اسرائیل کا خدا یہواہ ہے جو سمندروں پر اور دریاؤں پر قدرت اور اختیار رکھتا ہے، اور جس زمین پر ہم رہتے ہیں، وہ اس کا واحد خالق ہے، ہلّلویاہ؛

سو پہلی دو آیات یہواہ خدا کی تخلیق، اختیار اور اس کی قدرت کو بیان کرتی ہیں، اور جیسا میں نے عرض کیا، وہ خدا میری اور آپ کی، ہر ایک کی زندگی کا شخصی طور پر بھی خالق ہے، اور آپ زندگی میں جس بھی صورتحال میں ہیں، اس نے آپ کو خلق کیا اور وہ قائم بھی رکھے گا؛ اس پر توکل رکھیے، اس پر بھروسہ کیجئے؛

اب آتے ہیں زبور کا دوسرا حصہ، جو آیات تین تا چھ پر مشتمل ہے؛ آیات تین تا چھ، آیات ایک تا دو اور آیات سات تا دس کے بیچ میں ایک لحاظ سے ایک وقفہ ہے، یعنی تھوڑی دیر کے لیے موضوع تبدیل ہوتا ہے؛ یہ ایسے ہی ہے کہ آیات ایک تا دو اور آیات سات تا دس دو بریڈز ہیں، اور یہ بریڈ کے بیچ میں ایک اور شے ہے، یعنی آیات تین تا چھ؛ "They are sandwiched between verses one and two and verses seven and ten"؛

ان آیات میں زبور نویس کا زور اس بات پر ہے کہ وہ یہواہ خدا جس کے کردار کو وہ بیان کر رہا ہے، اس کے عبادت گزاروں، اس کے پرستاروں کا کردار اپنے خدا یہواہ جیسا ہے؛ جیسا فتح مند خالق بادشاہ یہواہ اپنے کردار میں اور اپنی ذات میں صاف اور پاک ہے، ویسے ہی اس کی عبادت کرنے والے بھی ہیں؛

سوان آیات میں زور اس بات پر دیا گیا ہے کہ وہ خدا جس نے اس زمین کا نظام بنایا ہے، سب چیزوں کو تخلیق، تشکیل اور ترتیب دی ہے، وہ چاہتا ہے کہ ہماری شخصی زندگیاں بھی اس کے کردار کے مطابق ترتیب اور تشکیل پائیں؛ صرف دنیا ہی خدا کے بنائے ہوئے انتظام اور نظام کے مطابق نہ چلے—زمین جو ہے—بلکہ انسان بھی، خاص طور پر وہ جو اس کے پرستار ہیں، جو اس کے عابدین ہیں؛

اس تعلق سے پھر ایک ریٹوریکل کوئسچن، ایک بیانیہ سوال پوچھا جاتا ہے آیت نمبر تین میں؛ آیت نمبر تین میں سوال ہے، تفتیش ہے؛ آیت نمبر چار میں اس سوال کا جواب یا شرائط بیان کی گئی ہیں؛ اور آیت نمبر پانچ میں وعدہ بیان کیا گیا ہے یہواہ خدا کے عبادت کرنے والوں کے لیے؛

آیت تین میں سوال یہ ہے: "خداوند کے پہاڑ پر کون چڑھے گا اور اس کے مقدس مقام پر کون کھڑا ہو گا؟"— یہ ہے سوال؛ اس کا جواب یا پہاڑ پر چڑھنے اور مقدس مقام پر کھڑا ہونے کی جو شرائط ہیں وہ ہمیں آیت چار میں ملتی ہیں؛

اس میں دو باتیں مثبت ہیں، کہ وہ دو کام اس شخص کے ہوں، اور دو باتیں منفی ہیں، کہ دو کام اس شخص کے نہ ہوں؛ مثبت کیا ہے؟ کہ "وہی جس کے ہاتھ صاف ہیں اور جس کا دل پاک ہے"؛

خداوند کے پہاڑ پر چڑھنے کے لیے، یعنی اس جگہ پر پہنچنے کے لیے جہاں عہد کا صندوق رکھا جا رہا ہے داؤد کے زمانے میں، شرط یہ ہے کہ آپ کے ہاتھ صاف ہوں اور آپ کا دل پاک ہو؛

اور اگر ہم دوسرا سموئیل چھٹے باب میں جائیں تو وہاں عزہ جو تھا، اس نے عہد کے صندوق کو چھو لیا اور وہ مر گیا کیونکہ خدا کی عدالت اس پر ظاہر ہوئی؛

اچھا اب یہاں جو لکھا ہے نا "جس کے ہاتھ صاف ہوں"، دا مطلب اے نہیں کہ جیہڑا ڈٹول دے نال اپنے ہاتھ دھو کے آیا ہے یا سیف گارڈ دے نال؛ ہاتھ صاف ہونے سے مراد ہے کہ جس نے بددیانتی نہ کی ہو، جس کی زندگی میں انٹیگریٹی ہو، دیانت داری ہو؛

لکھاہے "اور جس کادل پاک ہو"— یعنی جس کادل خدا کے ساتھ مخلص ہو؛سو یہ دو باتیں ہیں جو مثبت طور پر ہونی چاہیے؛ پس،اور پھر دو باتیں ہیں جو نہیں ہونی چاہیے: "جس نے بطالت پر دل نہیں لگایا"(بطالت: گھمنڈ، جھوٹ)،جس نے گھمنڈاور جھوٹ پراپنا دل نہیں لگایا،اور "مکر سے قسم نہیں کھائی"؛

مکر سے قسم کھانے سے مراد ہے جھوٹی قسم کھانا؛سو یہ چاروں باتیں مل کر: کہ جس کے ہاتھ صاف ہوں، جس کادل پاک ہو، جس نے بطالت یعنی گھمنڈ پر دل نہ لگایاہو، مکر سے قسم نہ کھائی ہو— جھوٹی قسم نہ کھائی ہو—ان چاروں باتوں کو اگر ہم ایک لفظ میں بیان کریں تواس سے مراد ہے خدا کے حضور دیانت داری والی زندگی; "A life of integrity" —

اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں کہ پرفیکٹ لائف، کامل زندگی؛ کامل ذات، خدا کی ہے؛اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ انسان سچے اور خالص دل کے ساتھ خدا کے حضور آئے؛

بعض لوگ اس آیت کو مس انڈرسٹینڈ کر جاتے ہیں کہ ہم خدا کی حضوری میں تب ہی آسکتے ہیں جب ہم مکمل طور پر پاک، بے عیب، بے داغ اور بے گناہ ہوں؛

جے تسیں اے معیار مقرر کردونا، تے پھر کوئی بھی خدادی حضوری نہیں آسکدا؛ پھراتوارنوں گرجا جائے تے ہفتے نوں یہودی عبادت خانے، سینا گوگز، سب بند؛

یہاں زبور نویس یہ نہیں مطالبہ کررہا کہ تم کامل ہو جاؤ خدا کے حضور؛ وہ خدا کے حضور کامل ہونے کا نہیں، وہ خدا کے حضور مخلص اور وفادار اور دیانت دار ہونے کا مطالبہ کررہاہے؛

Are you with me? میری بات سمجھ رہے ہیں؟ کیوں؟ کیونکہ اگلی ہی آیت میں وہ بتادیتاہے کہ جوان شرائط کو پورا کرے گا، کہ کیسے خدا کے پہاڑ پر چڑھاجائے، جو آیت نمبر چار کے مطابق زندگی گزارے گا؛

لکھاہے وہ خداوند کی طرف سے برکت پائے گا،ہاں،اپنے نجات دینے والے خدا کی طرف سے صداقت؛

"صداقت" کے لیے عبرانی لفظ ہے "صدقہ"—صدقہ جس کا ترجمہ ہے "راست باز righteousness — ";

کہ جو صاف ہاتھوں اور پاک دل، یعنی خلوص دل سے خدا کے پاس آجائیں گے، تو انہیں خداوند کی طرف سے، نجات دینے والے خدا کی طرف سے، صداقت، یعنی راست بازی ملے گی؛

یعنی کہ وہ اپنی عبادت اور اپنی نیکی کی وجہ سے خدا کے حضور راست باز نہیں ٹھہریں گے، بلکہ نجات دینے والا، مخلصی دینے والا خدا، اپنے فضل سے، ان کے ایمان اور ان کی فروتنی کے جواب میں، ان کو راست باز ٹھہرائے گا؛

خداوند انہیں راست بازی بخشے گا، خداوند انہیں صداقت بخشے گا، خداوند انہیں صادق قرار دے گا نجات دینے والا خداوند! میرے عزیز بھائیو اور بہنو! میں آپ کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ اس زبور کے مطابق، خداوند کی حضوری میں آنے کے لیے ہمیں کامل بننے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں صرف سچے دل سے اُس پر ایمان لانے اور دیانت داری سے اُس کے حضور جھکنے کی ضرورت ہے۔ جب ہم خلوص، سچائی اور فروتنی کے ساتھ اُس کے حضور آتے ہیں، تو وہ اپنے فضل سے، یسوع مسیح کے کفارے اور اُس کے خون کے وسیلے سے ہمیں تمام گناہوں سے پاک کر دیتا ہے، اور ہمیں راستباز، بے عیب، اور خدا کی حضوری میں مقبول بنا دیتا ہے۔

بہت سے لوگ کہتے ہیں: "جب میں گناہ چھوڑ دوں گا، تب چرچ آنا شروع کروں گا"۔ یا: "میں ابھی اپنے آپ پر کام کر رہا ہوں"۔ لیکن سچ یہ ہے کہ اگر تم ساری زندگی بھی اپنے آپ پر کام کرتے رہو، تو بھی خود سے راستباز نہیں بن سکتے۔

میرے پیارے بیٹے، میری بیٹی، میرے عزیز بھائی! اگر تم خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاؤ، اور سچے، حلیم اور مخلص دل سے خدا کی حضوری میں جھک جاؤ، تو وہ اپنے فضل سے اسی لمحے تمہیں مفت میں راستبازی اور صداقت عطا فرمائے گا۔

نئے عہد نامے میں ہم یہی دیکھتے ہیں کہ وہ نجات اور صداقت جس کا ذکر داؤد بادشاہ اس زبور میں کرتا ہے، ہمیں ہمارے عظیم بادشاہ، زندہ خدا کی طرف سے یسوع مسیح کے کفارے اور اُس پر ایمان کے وسیلے سے مفت حاصل ہوتی ہے۔

خداوند ہی ہے جو راستبازی عطا کرتا ہے۔

یہاں تک آپ میرے ساتھ ہیں؟ اگر نہیں بھی، تو اب خدا کا پاک روح ہی ہے جو آپ کو سمجھا سکتا ہے اور رہنمائی دے سکتا ہے۔

پھر آیت 6 میں لکھا ہے:

"یہی اس کے طالبوں کی پشت ہے، یہی تیرے دیدار کے خواں ہیں، اے یعقوب۔"

یہاں "یعقوب" اور "اسرائیل" سے مراد ہے خدا کی منتخب قوم۔ داؤد خدا سے مخاطب ہو کر کہتا ہے:

"اے خدا! یہی لوگ تیرے طالب ہیں، تجھ کو ڈھونڈ رہے ہیں، تیرے دیدار کے مشتاق ہیں۔"

اگر خدا کی حضوری میں آنے کی شرط پہلے سے کامل اور پاک ہونا ہوتی، تو یہاں یہ نہ لکھا جاتا کہ "یہی تیرے طالب ہیں"۔ خدا ہمیں دعوت دیتا ہے کہ ہم اُس کے طالب بنیں، اُسے تلاش کریں، اُس کے قدموں میں آ کر جھک جائیں۔ اور پھر وہ خود ہی ہمیں پاک، کامل، بے عیب اور راستباز بنا دیتا ہے۔

چرچ کے بارے میں ایک معروف بات ہے:

"چرچ مقدسین کا کلب نہیں، بلکہ روحانی مریضوں کا ہسپتال ہے۔"

ہسپتال میں بیمار آتے ہیں، اور شفا پا کر جاتے ہیں۔ اِسی طرح، جب ہم خدا کی حضوری اور اُس کی کلیسیا میں اپنی روحانی و اخلاقی کمزوریوں کے ساتھ آتے ہیں، تو خدا ہمیں بحال کرتا ہے اور شفا دیتا ہے۔

پھر آیت 7 میں لکھا ہے:

"اَے پھاٹکو! اپنے سر بلند کرو؛ اَے ابدی دروازو! اونچے ہو جاؤ، تاکہ جلال کا بادشاہ داخل ہو۔"

یہاں "تیرے دیدار کے خواں" کے اصل عبرانی مطلب میں "تیرے چہرے کے مشتاق" شامل ہے۔ خدا کا چہرہ اُس کی حضوری، اُس سے ملاقات اور تعلق کی علامت ہے۔ کوئی بھی ملاقات اُس وقت مکمل ہوتی ہے جب ہم چہرے سے چہرہ دیکھ سکیں۔ اِسی طرح، خدا سے حقیقی تعلق اُس وقت ہوتا ہے جب ہم اُس کے دیدار کے مشتاق ہوں۔

آیت 7 سے 9 تک یہ تصویر پیش کی گئی ہے کہ خداوند بادشاہ کی مانند داخل ہو رہا ہے۔ قدیم زمانے کے شہروں میں بڑے دروازے ہوتے تھے۔ جیسے آج بھی لاہور کے "بارہ دروازے" مشہور ہیں۔

داؤد جب عہد کا صندوق (خدا کی حضوری کی علامت) لے کر یروشلم میں داخل ہو رہا تھا، تو اُس نے کہا:

"اے پھاٹکو! اپنے سر بلند کرو، تاکہ جلال کا بادشاہ داخل ہو۔"

یہ علامتی زبان ہے جو ظاہر کرتی ہے کہ خداوند کی حضوری آ رہی ہے۔

پھر آیت 8 میں پوچھا گیا:

"یہ جلال کا بادشاہ کون ہے ؟"

اور جواب دیا گیا:

خداوند، جو قوی اور قادر ہے

خداوند، جو جنگ میں زور آور ہے

یعنی خدا جنگ کا ہیرو ہے، وہ فتح دینے والا خدا ہے۔ وہ قوم اسرائیل کی جنگوں میں بھی فاتح تھا، اور ہماری ذاتی، خاندانی، روحانی اور خدمتی جنگوں میں بھی ہمیں فتح دیتا ہے۔

پھر آیت 9 میں آیت 7 دہرائی گئی ہے:

"اَے پھاٹکو! اپنے سر بلند کرو؛ اَے ابدی دروازو! اونچے ہو جاؤ، تاکہ جلال کا بادشاہ داخل ہو۔"

پھر آخری آیت 10 میں دوبارہ سوال ہے:

"یہ جلال کا بادشاہ کون ہے ؟"

جواب ہے:

"خداوند لشکروں کا! وہی جلال کا بادشاہ ہے"!

یہاں "لشکروں کا خداوند" دو مفہوم رکھتا ہے:

زمینی فوجوں اور جنگی طاقتوں کا مالک

فرشتوں کی افواج کا سردار

اور حقیقت یہ ہے کہ ہمارا خدا دونوں کا مالک ہے۔ سو جب آپ آیت اٹھ اور آیت دس کا ذرا موازنہ کریں تو آیت اٹھ کی جو دوسری لائن ہے، اس میں لکھا ہے "خداوند جو قوی اور قادر ہے"، اور آیت دس کی دوسری لائن میں ہے کہ وہ خداوند جو قوی اور قادر ہے، یہواہ خداوند لشکروں کا خداوند ہے، وہ تمام رتھوں اور فوجوں کا لیڈر رہے، فاتح، جنگجو، اور شاہی حکمران ہے، اور پھر جب آپ آیت اٹھ کی جو آخری لائن ہے "خداوند جو جنگ میں زور آور ہے" جس سے ہم نے دیکھا، اس کا مطلب ہے یہواہ جو جنگ میں فتح مند ہے، تو

آیت 10 کی آخری لائن میں اس کے بارے میں ہے کہ وہی جلال کا بادشاہ ہے، وہی "کنگ آف گلوری" ہے، اور یاد رکھیں کہ یہ پانچ خوبیاں ہیں جو ٹوٹل آیات ہمیں اٹھ اور دس میں ملتی ہیں: نمبر ایک، قوی؛ نمبر دو، قادر؛ نمبر تین، جنگ میں زور آور؛ نمبر چار، لشکروں کا خداوند؛ اور نمبر پانچ، جلال کا بادشاہ؛ ایکچولی، آیات سات تا دس میں یہواہ خدا کی یہ پانچ خوبیاں بیان کی گئی ہیں، ہن اے ذرا گل غور نہ سمجھو تو اس تو بعد میں لیکچر ختم کرن لگا، اینشینٹ نیئر ایسٹ میں، ایسٹرن ریلیجنز میں، قدیم مشرق کے نزدیک کے مذاہب میں، ان علاقوں میں جہاں اس دور کے اسرائیلی لوگ آباد تھے، ان کے ارد گرد جو قومیں تھیں اور جو مذاہب تھے، ان میں ہر شخص کا اپنا ذاتی ایک دیوتا ہوتا تھا، ایک اپنا خدا ہوتا تھا، پھر اس کے علاوہ ہر علاقے کا ایک سرپرست دیوتا یعنی خدا ہوتا تھا، پھر اس کے علاوہ فطرت کے خدا دیوتا ہوتے تھے: کہ بارش کا دیوتا، زرخیزی کا دیوتا، سمندر کا دیوتا، دریا کا دیوتا، طوفان کا دیوتا؛ زبور 24 ہمیں یہ بتا رہا ہے میرے بھائیوں اور بہنوں کہ اسرائیل کا خدا، بائبل کا خدا، واحد خدا ان سب باتوں کا اکیلا ہی خدا ہے، وہ بارش کا بھی خدا ہے، وہ طوفان کا بھی خدا ہے، وہ سمندر کا بھی خدا ہے، وہ دریا کا بھی خدا ہے، وہ زرخیزی کا بھی خدا ہے، وہ انسانوں کا بھی خدا ہے، وہ فرشتوں کا بھی خدا ہے، وہ تمام مخلوقات کا واحد خدا ہے اور وہ تمام مخلوقات کی پرستش شعوری کا واحد حقدار ہے، آئیں اس کے لیے زوردار تالیاں بجائیں، اور یہ جلال کا بادشاہ اپنے بیٹے، ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے اس دنیا میں مجسم ہو کر آ گیا، مسیح کی صورت میں، میرے ساتھ کھولیں، یوحنا کی انجیل باب نمبر ایک، اور آیت نمبر 14 سے پڑھیں: "اور کلام مجسم ہوا اور فضل اور سچائی سے معمور ہو کر ہمارے درمیان رہا، اور ہم نے اس کا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال"، سو جلال کا یہ بادشاہ یسوع مسیح کی صورت میں مجسم ہو کر دنیا میں آ گیا، پاک تثلیث کے دوسرے رکن، مجسم کلام، ابنِ خدا یسوع مسیح نے خدا باپ یہواہ کے جلال کو ہم پر ظاہر کر دیا، اور آج ہم یسوع مسیح کے وسیلے سے خدا کو جان پاتے ہیں، جلال کے بادشاہ کو جان پاتے ہیں، اس کا جلال ہمیں مسیح کے وسیلے سے ملتا ہے، اور یہ جلال کیسا ہے؟ آیت 16 تا 18 میں لکھا ہے: "کیونکہ اس کی معموری میں سے ہم سب نے پایا، یعنی فضل پر فضل، اس لیے کہ شریعت تو موسیٰ کی معرفت دی گئی، مگر فضل اور سچائی یسوع مسیح کی معرفت پہنچی، خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا، اکلوتا بیٹا جو باپ کی گود میں ہے، اسی نے ظاہر کیا"، خدا کا یہ جلال یسوع مسیح میں، خدا کے فضل اور سچائی کے ذریعے سے، یسوع مسیح کے وسیلے سے ہم پر ظاہر ہوا، سو اگر آج آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے ہاتھ خداوند کی حضوری میں صاف ہو جائیں، آپ کا دل اس کی حضوری میں پاک ٹھہرا دیا جائے، اور آپ جلال کے بادشاہ، یہواہ خدا کو جو قوی ہے، جو قادر ہے، جو جنگ میں زور آور یعنی فتح مند ہے، اور جو لشکروں یعنی فوجوں اور فرشتوں کا خدا ہے، آپ اس کو جان جائیں، آپ اس کی قربت اور نزدیکی میں آ جائیں، تو اس کا کلام، مقدس بائبل کی روشنی میں واحد طریقہ یہ ہے کہ یسوع مسیح کے نام میں خدا باپ یہواہ کی پرستش کیجئے، اس کی عبادت کیجئے داؤد کی مانند، کیونکہ جیسے زبور 24

میں لکھاہے ناکہ "یہ تیرے طالبوں کی پشت ہے"، تو یوحنا کی انجیل کے چوتھے باب میں لکھاہے کہ باپ ایسے پرستار ڈھونڈتا ہے جو روح اور سچائی سے اس کی پرستش کریں، آئیں یسوع کے نام میں، خدا کے روح، روحِ پاک کے وسیلے سے یہواہ خدا بادشاہ کی پرستش کرنے والے بن جائیں، وہ ہمارے ہاتھ صاف، ہمارے دل پاک، اور ہماری زندگی کی جنگوں میں ہمیں فتح بخش دے گا، تھینک یو، گاڈ بلیس یو۔